روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۲۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 208 | ہفتہ 29 ربیع الثانی ۔ 1417ھ 14 تبوک 1375 ہش 14 اگست 1996ء

حقیقی عبادت کے انوار اور برکات اسی دنیا میں محسوس ہوتے ہیں

حقیقی عبادت اور حقیقی ثواب وہی ہے جس کے اسی دنیا میں انوار اور برکات محسوس بھی ہوں۔ ہماری پرستش کی قبولیت کے آثار یہی ہیں کہ ہم عین دعا کے وقت میں اپنے دل کی آنکھ سے مشاہدہ کریں کہ ایک تریاقی نور خدا سے اترتا ہے اور ہمارے دل کے زہریلے مواد کو کھوتا اور ہمارے پر ایک شعلہ کی طرح گرتا اور فی الفور ہمیں ایک پاک کیفیت انشراح صدر اور یقین اور محبت اور لذت اور انس اور ذوق سے پر کر دیتا ہے اگر یہ امر نہیں تو پھر دعا اور عبادت بھی ایک رسم اور عادت ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جبکہ ایک صاحب ایمان سب باتوں پر خدا تعالیٰ کو مقدم کر لیتا ہے تب اس کا خدا کی طرف رفع ہوتا ہے۔ وہ اسی زندگی میں خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا جاتا ہے اور ایک خاص نور سے منور کیا جاتا ہے۔ اس رفع میں وہ شیطان کی زد سے ایسا بلند ہو جاتا ہے کہ پھر شیطان کا ہاتھ اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ ہر ایک چیز کا خدا تعالیٰ نے اس دنیا میں بھی ایک نمونہ رکھا ہے اور اسی کی طرف اشارہ ہے کہ شیطان جب آسمان کی طرف چڑھنے لگتا ہے تو ایک شہاب ثاقب اس کے پیچھے پڑتا ہے جو اس کو نیچے گرا دیتا ہے۔ ثاقب روشن ستارے کو کہتے ہیں۔ اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو سوراخ کر دیتی ہے اور اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو بہت اونچی چلی جاتی ہو۔ اس میں حالت انسانی کے واسطے ایک مثال بیان کی گئی ہے جو اپنے اندر ایک نہ صرف ظاہری بلکہ ایک مخفی حقیقت بھی رکھتی ہے جب ایک انسان کو خدا تعالیٰ پر پکا ایمان حاصل ہو جاتا ہے تو اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع ہو جاتا ہے اور اس کو ایک خاص قوت اور طاقت اور روشنی عطا کی جاتی ہے جس کے ذریعہ سے وہ شیطان کو نیچے گرا دیتا ہے۔ ثاقب مارنے والے کو بھی کہتے ہیں۔ ہر ایک صاحب ایمان کے واسطے لازم ہے کہ وہ اپنے شیطان کو مارنے کی کوشش کرے اور اسے ہلاک کر ڈالے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 420)

اللہ تعالیٰ کے احسانات و انعامات کا مطالعہ کرنے سے محبت الٰہی بڑھتی ہے

(حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب ۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

اللہ تعالیٰ اس میں اول اپنے ان احسانات کا تذکرہ فرماتا ہے جو مولیٰ کریم نے انسان پر کئے ہیں۔ اس تذکرہ کی وجہ یہ ہے کہ اگر آدمی کی فطرت اچھی ہو اور وہ سعادت مند ہو۔ فہیم ہو عقل کی مار اس پر نہ پڑی ہو۔ تو یہ بات ایسے انسان کی سرشت میں موجود ہے کہ جو کوئی اس پر احسان کرے تو محسن کی محبت طبعاً انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے اسی طبعی تقاضائے فطرت کی طرف حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے اپنا کرار شاد فرمایا ہے۔

(-) یعنی انسانی سرشت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ اپنے محسن سے محبت کرتا ہے۔ اسی قاعدہ اور تقاضا فطرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے کلام الٰہی میں یہ طرز بھی اختیار کیا ہے کہ سعادت مندوں کو اپنے احسان و انعام یاد لاتا ہے کہ وہ محبت الٰہی میں ترقی کر کے سعادت حاصل کریں۔ اندرونی اور بیرونی انعامات پر غور کریں اور سوچیں تا ان کی جناب الٰہی سے محبت ترقی کرے پھر یہ بات بھی انسان کی فطرت میں ہے۔ کہ جب انسان کسی سے محبت بڑھا لیتا ہے تو محبوب کی رضا مندی کے لئے اپنا وقت اپنا مال اپنی عزت و آبرو غرض ہر عزیز سے عزیز چیز کو خرچ کرنے پر تیار ہو جاتا ہے۔ پس جب خدا تعالیٰ کے احسانات اور

باقی صفحہ 7 پر

بغیر دکھ اور تکالیف کے برداشت کرنے کے خدا تعالیٰ راضی نہیں ہوا کرتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اعلان نکاح

○ مکرمہ ناہیدہ بلوچ صاحبہ بنت مکرم غلام نبی صاحب مینیجر بشیر آباد اسٹیٹ کا نکاح ہمراہ نذیر الحق ابن ڈاکٹر احتشام الحق حال جرمنی مکرم رانا منیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے بعوض ایک لاکھ روپیہ حق مہر بیت الحمد بشیر آباد میں 14۔ جون 1996ء بروز جمعہ پڑھا۔

عزیزہ ناہیدہ بلوچ مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد کی بھانجی ہیں اس تقریب میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

درخواست دعا

○ مکرم خضر حیات مانگٹ صاحب آف اونچا مانگٹ ضلع حافظ آباد کے بیٹے بصالت حیات مانگٹ (واقف زندگی) کے دونوں گردے 1991ء سے آپریشن کے ذریعہ نکال کر ایک نیا گردہ لگایا گیا۔ لیکن اب وہ گردہ بھی کام کرنا چھوڑ گیا ہے۔ اب ساتھ دل کی تکلیف بھی شروع ہو گئی ہے۔ عزیز اس وقت لاہور کے مختلف ڈاکٹرز کے زیر علاج ہے معمولی بہتری ہوئی ہے۔ احباب سے عزیز کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم میجر اسلم حیات صاحب تھیم آف حافظ آباد عرصہ ڈیڑھ ماہ سے راولپنڈی میں شدید بیمار ہیں اور سی ایم ایچ میں زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹرز ان کی بیماری ابھی تک تشخیص نہیں کر سکے۔ ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم منظور احمد خان ایاز آف اسلام آباد تحریر کرتے ہیں کہ ان کی بھانجی عزیزہ دل شاد انور اہلیہ عزیز اشتیاق احمد قریشی کراچی ہسپتال میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے 9۔ اگست 1996ء کو وفات پا گئیں۔ اور مقامی طور پر تدفین ہوئی۔ درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

14- تبوک 1375 ھش 14 - ستمبر 1996ء

خدا تعالیٰ کا آستانہ

بعض اوقات دل میں برے برے خیال آتے ہیں۔ کبھی انسان کسی کے نقصان کا سوچتا ہے کبھی کسی کے نقصان کا۔ کبھی اسے اپنے متعلق وساوس پیدا ہوتے ہیں۔ اس دنیاوی زندگی کے متعلق بھی اور آخرت کے متعلق بھی۔ اور یہ وساوس بعض اوقات اسے گناہ پر آمادہ کر دیتے ہیں یا اس پر مایوسی کی حالت طاری کر دیتے ہیں اور وہ کتنا ہی ان سے بچنا چاہے اس کے لئے بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ شیطان اس پر غالب آ جاتا ہے۔ اور وہ اسے صحیح راستہ سے ہٹانے کے لئے مختلف خیالات اس کے دل میں ڈالتا ہے۔ اور چونکہ انسان مغلوب ہو چکا ہوتا ہے اس لئے یہ ان خیالات کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض اوقات عارضی طور پر خیال آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ ان کا کوئی برا نتیجہ نہیں نکلتا۔ لیکن بعض ایسے خیالات بھی ہوتے ہیں کہ دل میں اٹک جاتے ہیں۔ جڑ پکڑ لیتے ہیں اور انسان مجبور ہو کر ان کے مطابق غلط کام کر بیٹھتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ

"انسان خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور سچے دل سے اس کے آستانے پر گرے۔ تو پھر کیا مجال ہے کہ شیطان وساوس ڈال سکے۔"

حضرت صاحب مزید فرماتے ہیں کہ

"شیطان انسان کا پورا دشمن ہے کلام الٰہی میں اس کا نام عدو رکھا گیا ہے اس نے اول تمہارے باپ کو نکالا اور پھر وہ اس پر خوش نہیں۔ اب اس کا یہ ارادہ ہے کہ تم سب کو دوزخ میں ڈال دے۔ یہ دوسرا حملہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ وہ ابتدا سے بدی کرتا چلا آیا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ تم پر غالب آوے۔ لیکن جب تک کہ تم ہر بات میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو گے وہ ہرگز تم پر غالب نہ آسکے گا۔ جب انسان خدا کی راہ میں دکھ اٹھاتا ہے اور شیطان سے مغلوب نہیں ہوتا تب اس کو ایک نور ملتا ہے"

گویا کہ برے برے خیالات سے بچنے کے لئے اور خاص طور پر ان خیالات کے برے انجام سے بچنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔ اور رجوع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی تمام صفات پر غور کرے اور ان صفات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔ اور اپنے دل میں یہ یقین پیدا کرے کہ خدا تعالیٰ اپنی صفات سے کام لیتا ہوا انسان کی ایسی دستگیری کرتا ہے اور اس پر اپنے رحم کی چادر اس طرح ڈالتا ہے کہ پھر اسے کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ کسی گناہ کی طرف یا کسی بدی کی طرف وہ مائل نہیں ہوتا۔ اگر انسان سچے دل سے خدا کے آستانہ پر گرا رہے تو وہاں تک تو شیطان پہنچ ہی نہیں سکتا۔ شیطان اس شخص کو پکڑتا ہے جو خدا تعالیٰ کے آستانے سے دور ہو۔ کیونکہ وہ خود خدا تعالیٰ سے دور ہے اس لئے اس کا ہاتھ صرف ان لوگوں پر پڑ سکتا ہے جو خود خدا تعالیٰ سے دور ہیں۔ ہر وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے آستانے پر گرا ہوا ہے اور اس لئے خدا تعالیٰ سے قریب ہے اس پر شیطان کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

پس ضرورت اس بات کی ہے کہ شیطان سے بچنے کے لئے ہم خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور سچے دل سے اس کے آستانے پر گرے رہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر بات میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھیں۔ جو خدا کہتا ہے۔ وہ کریں اور خدا کی صفات کے پیش نظر اس سے اچھی امیدیں رکھیں۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ کہ میں اپنے بندے کے لئے ویسا ہی ہو جاتا ہوں جیسا وہ میرے متعلق سوچتا ہے۔ پس اگر ہم خدا تعالیٰ کے متعلق یہ سوچیں کہ وہ ہمارے ساتھ اچھا ہی سلوک کرے گا اور اپنی صفات سے ہماری وسعت اور استطاعت کے مطابق ہمیں حصہ دے گا تو ہم پر بدی اور گناہ یعنی شیطان کبھی غالب نہیں آسکتا۔ اس طرح ہمیں ایک نور ملتا ہے اور نور اور اندھیرے میں فرق یہ ہے کہ اندھیرے میں انسان گناہ کرنا چاہتا ہے۔ اور نور میں گناہ کے قریب بھی نہیں جاتا۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کی طرف رجوع کریں۔ اور سچے دل سے اس کے آستانے پر گرے رہیں۔

○

ہنستے ہوئے ہونٹوں کی کسی نے بھی نہ مانی
کام آئی تو کام آئی فقط اشک فشانی

ہے آمد و شد سانس کی جینے کی علامت
جس طرح کہ دریا کا تشخّص ہے روانی

آیا نہ کبھی جس کی زباں پر مرا قصہ
لوگوں کو سناتا رہا میں اس کی کہانی

خوشبو سے مہک اٹھتی ہیں آنگن کی فضائیں
اک پودے سے، کہتے ہیں جسے رات کی رانی

ہے بڑھتی ہوئی عمر کا اک یہ بھی تقاضا
گذری ہوئی شاموں سے ہو ہر شام سہانی

اللہ کرے میرے قریب آنے نہ پائے
جو بات کہ ہے دشمن عیّار نے ٹھانی

تا عمر طمانیتِ دل کی ہے ضمانت
گر صحبتِ صالح میں گذرتی ہے جوانی

جو بات سنی اوروں سے، وہ مجھ پہ ہے الزام
اے کاش مری بات سنیں میری زبانی

جس شخص کے ہمراہ سفر پر ہیں روانہ
ہر بات نسیم اس کی ہے منزل کی نشانی

نسیم سیفی

آہنی ہاتھوں سے ظالم کو پکڑ
اور بچا مظلوم کے جان اور مال
یہ بھی تو ہے اک عبادت کا طریق
اس سے بھی ملتا ہے روحانی کمال

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اب جبکہ خدا تعالیٰ کے قانون قدرت کے رو سے یہ بات نہایت صفائی سے ثابت ہو گئی کہ نظام روحانی کے لئے بھی نظام ظاہری کی طرح مؤثرات خارجیہ ہیں جن کا نام کلام الٰہی میں ملائک رکھا ہے۔ تو اس بات کا ثابت کرنا باقی رہا کہ نظام ظاہری میں بھی جو کچھ ہو رہا ہے ان تمام افعال اور تغیرات کا بھی انجام اور انصرام بغیر فرشتوں کی شمولیت کے نہیں ہوتا۔ سو منقولی طور پر اس کا ثبوت ظاہر ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرشتوں کا نام مدبّرات اور مقسّمات امر رکھا ہے۔ اور ہر ایک عرض اور جوہر کے حدوث اور قیام کا وہی موجب ہیں۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کے عرش کو بھی وہی اٹھائے ہوئے ہیں (-) یعنی جب قیامت واقع ہو گی تو آسمان پھٹ جائے گا اور ڈھیلا اور ست ہو جائے گا۔ اور اس کی قوتیں جاتی رہیں گی۔ کیونکہ فرشتے جو آسمان اور آسمانی اجرام کے لئے جان کی طرح تھے وہ سب تعلقات کو چھوڑ کر کناروں پر چلے جائیں گے اور اس دن خدا تعالیٰ کے عرش کو آٹھ فرشتے اپنے سر پر اور اپنے کاندھوں پر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ (اس سلسلہ میں) شاہ عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں کہ درحقیقت آسمان کی بقاء بباعث ارواح کے ہے یعنی ملائک کے جو آسمان اور آسمانی اجرام کے لئے بطور روحوں کے ہیں۔ اور جیسے روح بدن کی محافظ ہوتی ہے اور بدن پر تصرف رکھتی ہے۔ اسی طرح بعض ملائک آسمان اور آسمانی اجرام پر تصرف رکھتے ہیں اور تمام اجرام سماوی ان کے ساتھ ہی زندہ ہیں اور انہی کے ذریعہ سے صدور افعال کواکب ہے۔ پھر جب وہ ملائک جان کی طرح اس قالب سے نکل جائیں گے تو آسمان کا نظام ان کے نکلنے سے درہم برہم ہو جائے گا۔ جیسے جان کے نکل جانے سے قالب کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے (-) یعنی ہم نے سماء الدنیا کو ستاروں کے ساتھ زینت دی۔ اور ستاروں کو ہم نے رجم شیاطین کے لئے ذریعہ ٹھہرایا ہے۔ اور پہلے اس سے نص سے ثابت ہو چکا ہے کہ آسمان سے زمین تک ہر یک امر کے مقسم اور مدبر فرشتے ہیں۔ اور اب یہ قول اللہ جل شانہ' کا کہ شہب ثاقبہ کو چلانے والے وہ ستارے ہیں جو سماء الدنیا میں ہیں بظاہر منافی اور مبائن ان (-) سے دکھائی دیتا ہے۔ جو فرشتوں کے بارے میں آئی ہیں۔ لیکن اگر بنظر غور دیکھا جائے تو کچھ منافی نہیں۔ کیونکہ ابھی ہم ذکر کر چکے ہیں کہ کلام الٰہی کی تعلیم سے یہی ثابت ہے کہ فرشتے آسمان اور آسمانی اجرام کے لئے بطور جان کے ہیں اور ظاہر ہے کہ کسی شے کی جان اس شے سے جدا نہیں ہوتی اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے کلام الٰہی کے بعض مقامات میں رمی شہب کا فاعل فرشتوں کو ٹھہرایا اور بعض دوسرے مقامات میں اس رمی کا فاعل ستاروں کو ٹھہرایا۔ کیونکہ فرشتے ستاروں میں اپنا اثر ڈالتے ہیں جیسا کہ جان بدن میں اپنا اثر ڈالتی ہے تب وہ اثر ستاروں سے نکل کر ان ارضی بخارات پر پڑتا ہے۔ جو شہاب بننے کے لائق ہوتے ہیں تو وہ فی الفور قدرت خدا تعالیٰ سے مشتعل ہو جاتے ہیں اور فرشتے ایک دوسرے رنگ میں شہب ثاقبہ سے تعلق پکڑ کر اپنے نور کے ساتھ یمین اور یسار کی طرف ان کو چلاتے ہیں اور اس بات میں تو کسی فلسفی کو کلام نہیں کہ جو کچھ کائنات الجو یا زمین میں ہوتا ہے علل ابتدائیہ ان کے نجوم اور تاثیرات سماوی ہی ہوتی ہیں۔ ہاں اس دوسرے دقیق بھید کو ہر یک شخص نہیں سمجھ سکتا۔ کہ نجوم کے قویٰ فرشتوں سے فیض یاب ہیں اس بھید کو اول کلام الٰہی نے ظاہر فرمایا اور پھر عارفوں کو اس طرف توجہ پیدا ہوئی۔

بندہ پروری کا نظام باٌواز بلند گواہی دے رہا ہے کہ رحمت الٰہی نے دو قسم سے اپنی ابتدائی تقسیم کے لحاظ سے بنی آدم پر ظہور و بروز فرمایا ہے۔

اول وہ رحمت جو بغیر وجود عمل کسی عامل کے بندوں کے ساتھ شامل ہوئی۔ جیسا کہ زمین و آسمان اور شمس و قمر اور ستارے اور پانی اور ہوا اور آگ اور وہ تمام نعمتیں جن پر انسان کی بقا اور حیات موقوف ہے کیونکہ بلاشبہ یہ تمام چیزیں انسان کے لئے رحمت ہیں۔ جو بغیر کسی استحقاق کے محض فضل اور احسان کے طور سے اس کو عطا ہوئے ہیں اور یہ ایسا فیض خاص ہے' جو انسان کے سوال کو بھی اس میں دخل نہیں۔ بلکہ اس کے وجود سے بھی پہلے ہے....

دوسری قسم رحمت کی وہ ہے جو انسان کے اعمال حسنہ پر مترتب ہوتی ہے کہ جب وہ تضرع سے دعا کرتا ہے تو قبول کی جاتی ہے اور جب وہ محنت سے تخم ریزی کرتا ہے تو رحمت الٰہی اس تخم کو بڑھاتی ہے یہاں تک کہ بڑا ذخیرہ اناج کا اس سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر غور سے دیکھو تو ہمارے ہر یک عمل صالح کے ساتھ خواہ وہ دین سے متعلق ہے یا دنیا سے۔ رحمت الٰہی لگی ہوئی ہے۔ اور جب ہم ان قوانین کے لحاظ سے جو الٰہی سنتوں میں داخل ہیں۔ کوئی محنت دنیا یا دین کے متعلق کرتے ہیں تو فی الفور رحمت الٰہی ہمارے شامل حال ہو جاتی ہے۔ اور ہماری محنتوں کو سرسبز کر دیتی ہے۔ یہ دونوں رحمتیں اس قسم کی ہیں کہ ہم ان کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔ کیا ان کے وجود میں کسی کو کلام ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ تو اجلیٰ بدیہات میں سے ہیں جن کے ساتھ ہماری زندگی کا تمام نظام چل رہا ہے۔ پس جبکہ ثابت ہو گیا کہ ہماری تربیت اور تکمیل کے لئے دو رحمتوں کے دو چشمے قادر کریم نے جاری کر رکھے ہیں اور وہ اس کی دو صفتیں ہیں جو ہمارے درخت وجود کی آب پاشی کے لئے دو رنگوں میں ظاہر ہوئے ہیں۔ تو اب دیکھنا چاہئے کہ وہ دو چشمے زبان عربی میں منعکس ہو کر کس کس نام سے پکارے گئے ہیں۔ پس واضح ہو کہ پہلی قسم کی رحمت کے لحاظ سے زبان عربی میں خدا تعالیٰ کو رحمان کہتے ہیں۔ اور دوسری قسم کی رحمت کے لحاظ سے زبان موصوف میں اس کا نام رحیم ہے۔

ایک اچھی بات

اگر ایک غلام اپنے آقا کا ہر ایک تکلیف اور مصیبت میں اور ہر ایک خطرناک میدان میں ساتھ دیتا ہے تو وہ غلام غلام نہیں رہتا بلکہ دوست بن جاتا ہے۔ یہی خدا تعالیٰ کا حال ہے۔ اگر انسان اس کا دامن نہ چھوڑے اور اسی کے آستانہ پر گرا رہے اور استقلال کے ساتھ وفاداری کرتا رہے تو پھر خدا بھی ایسے کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔ اور اس کے ساتھ دوست والا معاملہ کرتا ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

میں یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ باتیں تو تمہاری کھیلوں سے تعلق رکھتی ہیں اور ان کا فائدہ تمہارے جسموں کو پہنچ سکتا ہے۔ لیکن تمہارا کام اخلاقی اور علمی رنگ میں ترقی کرنا ہے۔ میں نے اپنے خطبات میں بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے۔ اور اس وقت بھی میں ایک ٹریکٹ میں جو دفتر خدام الاحمدیہ نے شائع کیا ہے۔ یہی پڑھ رہا تھا کہ خدام الاحمدیہ کو مذہبی اخلاقی اور علمی رنگ میں کام کرنے کے لئے منظم کیا گیا ہے۔ پس انہیں اپنے اس کام کو کبھی نظرانداز نہیں کرنا چاہئے۔ انہیں چاہئے تھا کہ اس موقعہ پر ان کاموں کے بھی مقابلے رکھتے۔ جب خدام الاحمدیہ کا اصل کام یہ ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ تعلیمی اور اخلاقی اور مذہبی رنگ کے مقابلے ایسے اجتماع میں نہ رکھے جائیں۔ میرے نزدیک آئندہ ایسے موقعہ پر بعض لیکچر ایسے رکھنے چاہئیں جن میں موٹے موٹے مسائل کے متعلق (-) احمدیت کی تعلیم کو بیان کر دیا جائے اسی طرح بعض امتحان مقرر کرنے چاہئیں اور دیکھنا چاہئے۔ کہ خدام الاحمدیہ کو احمدیت (-) سے تعلق رکھنے والے مسائل سے کس حد تک واقفیت ہے۔ جس طرح آئی۔ سی۔ ایس میں ایک جنرل نالج کا پرچہ ہوتا ہے۔ اسی طرح احمدیت کے متعلق ایک جنرل نالج کا پرچہ رکھنا چاہئے۔ اور مختلف سوالات نوجوانوں سے دریافت کرنے چاہئیں۔ مثلاً یہ کہ حضرت (بانی سلسلہ) کی کتنی عمر تھی۔ (-) اسی طرح حضرت (بانی سلسلہ) کی کسی کتاب کے متعلق دریافت کیا جائے کہ وہ کس موضوع پر ہے (-) اسی قسم کے اور سوالات نوجوانوں سے دریافت کئے جائیں۔ اور اس طرح پتہ لگایا جائے۔ کہ انہیں مذہبی مسائل سے کہاں تک واقفیت ہے۔ اس طرح علمی مذاق بھی ترقی کرے گا اور جو لوگ ست ہوں گے وہ بھی چست ہو جائیں گے۔ اسی طرح اخلاق کے متعلق مختلف قسم کے سوالات دریافت کرنے چاہئیں۔ مثلاً یہ کہ اگر تم کو کوئی گالی دے تو تم کیا کرو گے یا اگر تم کو کوئی شخص مارنے لگ جائے تو تم کس حد تک مار کھاؤ گے۔ اور کس حد تک اس کا مقابلہ کرو گے۔ اسی طرح یہ سوال کیا جا سکتا ہے۔ کہ اگر تم دشمن کا مقابلہ کرو تو کس حد تک اس کا مقابلہ کرنا (احکام الٰہی) کے مطابق ہو گا۔ اور کیسا مقابلہ (احکام الٰہی) کے خلاف ہو گا یا اگر کوئی شخص گالی دے تو کس حد تک صبر کرو گے اور کس حد تک خاموش رہنا بے غیرتی بن جائے گا۔ پھر یہ کہ اگر تم گالی کا جواب دو تو کس حد تک (-) تمہیں جواب دینے کی اجازت دیتی ہے۔ اور کس حد تک نہیں دیتی۔ ہمارے ملک میں عام طور پر چوہڑوں اور چماروں کی گالیاں ماں بہن کی ہوتی ہیں۔ اب فرض کرو۔ تمہارا ذہن کسی کی گالیاں سن کر یہ فیصلہ کرتا ہے۔ کہ چپ رہنا بے غیرتی ہے۔ مجھے ان گالیوں کا جواب دینا چاہئے۔ تو ایسے موقعہ پر بے شک (احکام الٰہی کے مطابق) اگر تم جواب دینا چاہتے ہو تو دو مگر (احکام دینیہ) اس بات کو جائز قرار نہیں دیں گے۔ کہ تم بھی اس کے جواب میں ماں بہن کی گالیاں دینے لگ جاؤ۔ یہ تو تم دوسرے کو کہہ سکتے ہو کہ تم بڑے کمینے اور بد اخلاق ہو۔ تم نے بہت بڑا ظلم کیا۔ جو ایسی گندی گالیاں دیں۔ مگر (دین) تمہیں اس بات کی اجازت نہیں دے گا کہ جس طرح اس نے ماں بہن کی گالیاں دی ہیں۔ اسی طرح تم بھی ماں بہن کی گالیاں دینی شروع کر دو۔ پس نوجوانوں سے دریافت کرنا چاہئے۔ کہ جب کوئی شخص تمہیں گالیاں دے۔ تو کس حد تک (-) تمہیں اس کے جواب کی

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(الفضل 13-اپریل 1926ء)

حضرت مولانا سید محمد عبدالواحد صاحب

جماعت احمدیہ بنگال کے امیر حضرت مولانا سید محمد عبدالواحد صاحب جو کہ مشرقی بنگال کے ایک ممتاز خاندان کی یادگار اور صوبہ بنگال کے ایک فاقد النظیر وعدیم المثال محقق علامہ تھے اور جن کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے بنگال میں ہزاروں کی احمدیہ جماعت قائم کی ہے۔ بتاریخ چار رمضان جمعرات کے دن 9 بج کر 23 منٹ پر 73 برس کی عمر میں اس دار فانی سے سرائے جاودانی کی طرف رحلت کرکے اپنے مولیٰ سے جاملے (ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں)

حضرت مولانا نے شہر ڈھاکہ کے گورنمنٹ عربی مدرسہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد تکمیل علوم دینیہ کے لئے ہندوستان کا سفر اختیار کیا تھا۔ اور ہندوستان کی مختلف درس گاہوں کو تنقیدی نگاہ سے معائنہ کرتے ہوئے لکھنؤ فرنگی محل کے مشہور علامہ مولانا عبدالحئی صاحب کی شاگردی پسند فرمائی۔ اور عرصہ دراز تک وہاں علم دین حاصل کرتے رہے۔

مولانا صاحب کے فارغ التحصیل ہونے کے بعد مولانا عبدالحئی صاحب نے نظام حیدر آباد کی حکومت میں پانچ سو روپیہ تنخواہ پر ایک جلیل القدر عہدے کے لئے بھیجنا چاہا۔ لیکن بیماری کی وجہ سے آپ نے حیدر آباد کے گرم علاقہ میں جانا پسند نہ فرمایا۔ پھر ایک دفعہ گورنمنٹ مدرسہ ڈھاکہ کے مدرس دوئم کے عہدہ کے لئے نامزد کئے گئے۔ لیکن بیماری کی وجہ سے وہاں بھی نہ جا سکے۔ مشیت ایزدی و مصلحت الٰہی سے آپ کو کسی عظیم الشان مقصد کے لئے برہمن بڑیہ میں رکھنا مقدر ہو چکا تھا۔ آپ نے برہمن بڑیہ میں ہی غربت اور تنہائی کی زندگی کو پسند کیا۔

اس اثنا میں آپ کی دیانت و تقویٰ و تبحر علمی نے اس اطراف کے لوگوں کو آپ کا گرویدہ بنا دیا۔ اور جم غفیر کو آپ کے حلقہ ارادت میں داخل کر دیا۔ آپ بنگال کے افق سعادت پر ایک درخشندہ ستارہ تھے تقریباً دس سال تک 1902ء سے 1912ء تک تحقیقات میں مصروف رہے۔ اور اس عرصہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بھی خط وکتابت کا سلسلہ جاری رکھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے دست مبارک سے آپ کو بہت سے خطوط لکھے۔ جن میں سے دو خط ناظرین الفضل کے مطالعہ کے لئے درج کئے جاتے ہیں:-

(1) محبی اخویم سید محمد عبدالواحد صاحب.....

(سلام ودعا)

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ دو تین ہفتہ سے پھر بیمار ہوں۔ اس لئے کام چھپوائی کتاب کا ابھی شروع نہیں کر سکا۔ آپ کے نئے اعتراض بھی میری نظر سے گزرے۔ خدا تعالیٰ آپ کو تسلی بخشے۔ آمین۔ میں اگر ان اعتراضات کا جواب لکھوں تو طول بہت ہو جائے گا۔ اور میں اپنی متفرق کتابوں میں ان کا جواب دے چکا ہوں۔ میں نے یہ تجویز سوچی ہے کہ جس طرح ہو سکے آپ ایک ماہ کی رخصت لے کر اس جگہ آجائیں آمدورفت کا تمام کرایہ میرے ذمہ ہو گا۔ اس صورت میں ایک ماہ کے عرصہ میں آپ پوری تسلی سے سب کچھ دریافت کر سکتے ہیں۔ اور انشراح صدر خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ لیکن اپنی طرف سے ہر ایک بات سمجھادی جائے گی۔ اور اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آوے تو مقام افسوس نہ ہو گا۔ اور اس صورت میں آپ اس تمام کتاب کو جس میں آپ کے اعتراضات کا جواب ہے قبل از اشاعت دیکھ سکتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ نہایت عمدہ طریق ہے۔ آپ یہ خیال نہ کریں کہ مجھے خرچ آمدورفت بھیجنے میں کچھ تکلیف ہو گی۔ کیونکہ آپ کی تحریر میں رشد اور سعادت کی بو آتی ہے اور آپ جیسے رشید کے لئے کچھ مال خرچ کرنا موجب ثواب اور اجر آخرت ہے۔ جواب سے ضرور مطلع فرماویں۔

(2) آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ اس وقت میں نہایت قلیل الفرصت ہوں۔ مگر میں نے ارادہ کیا ہے کہ آپ کے شبہات کا جواب اپنے ایک رسالہ میں جو میں نے لکھنا شروع کیا ہے لکھ دوں یہ رسالہ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو نومبر 1905ء تک ختم ہو جائے گا۔ اور چھپ جائے گا۔ یہ آپ کے ذمہ ہو گا کہ آپ نومبر کے آخیر میں یا دسمبر 1905ء کے ابتدا میں مجھے اطلاع دیں تو میں رسالہ آپ کی خدمت میں بھیج دوں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ رسالہ کے دیکھنے سے علاوہ آپ کے شبہات کے ازالہ کے اور بھی کئی قسم سے آپ کی واقفیت بڑھے گی۔ اگرچہ میرے نزدیک یہ معمولی اعتراضات ہیں۔ جن کا کئی متفرق کتابوں میں بار بار جواب دیا گیا ہے۔ مگر چونکہ تحریر سے سعادت اور حق طلبی مترشح ہو رہی ہے اس لئے محض آپ کے فائدہ کے لئے یہ تکلیف اپنے اوپر گوارا کر لوں گا۔ کہ آپ کے فہم اور مذاق کے مطابق جہاں تک مجھ سے ہو سکے لکھ دوں گا۔ آئندہ ہر ایک امر اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ مجھے امید تھی کہ باتیں ایسی سہل اور راہ پر پڑی ہیں کہ آپ تھوڑی سی توجہ سے خود ہی ان کو حل کر سکتے تھے۔ لیکن اس میں کوئی مصلحت الٰہی ہو گی۔ کہ مجھ سے آپ نے جواب مانگا۔ زیادہ خیریت"

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مولانا کا ذکر براہین احمدیہ حصہ پنجم میں بھی کیا ہے۔

عبدالقادر حسن کا کالم

فرقہ بازی کا عذاب الیم

ایک عام مسلمان کو سیاستدانوں سے بھی زیادہ اگر کسی طبقے سے نفرت ہے تو وہ فرقہ باز لوگ ہیں جو علماء دین کی شکل میں اس معصوم قوم کو عذاب میں مبتلا کئے ہوئے ہیں غنڈے اور بدمعاش اتنے قتل نہیں کرتے اور اس قدر بدامنی نہیں پھیلاتے جتنی یہ نام نہاد علماء پھیلاتے ہیں سچے اور صحیح علماء دین کو اسلام میں جس قدر فضیلت اور احترام حاصل ہے علماء سُو کو اسی قدر یا اس سے بھی زیادہ قابل مذمت سمجھا جاتا ہے ہم مسلمانوں کی تاریخ بداعمال حکمرانوں اور خود غرض سیاستدانوں سے جس قدر بھری ہوئی ہے شاید اس سے زیادہ ان علماء سُو کی بداعمالیوں سے بھری ہوئی ہے جنہوں نے غلط اور ظالم حکمرانوں کو شرعی جواز دینے کی کوشش کی ہے اور ان کی حمایت کے لئے حدیث تک گھڑنے کی جسارت بھی کر گزرے ہیں۔ محدثین کا اتفاق ہے کہ جعلی اور موضوع حدیثوں کا بڑا ذخیرہ انہی حکمران پرست علماء کا بدصورت اور قابل نفرت کارنامہ ہے یا پھر ان علماء کا جنہوں نے نسلی اور قبائلی مقاصد کو حدیثوں کے ذریعہ ہوا دی ہے اور اپنے فرقہ وارانہ عزائم کو ان کے واسطے سے مستحکم کرنے کی کوشش کی ہے۔ مذہبی فرقہ بازی نے اسلام کو جس قدر نقصان پہنچایا ہے وہ ہماری تاریخ کا المناک باب ہے اور آج پاکستان میں فرقہ بازی نے اس ملک کو داؤ پر لگا دیا ہے میرے خیال میں اور میں اس پر بحث کرنے پر تیار ہوں کہ پاکستان میں سیدھے سادے اور انسانی فطرت کے عین مطابق اسلامی نظام کو نافذ کرنے میں ایک بہت بڑی رکاوٹ یہی فرقہ باز علماء ہیں جو اسلام کی کسی تعبیر پر اتفاق کے لئے تیار نہیں اور اسلام دشمن حکمرانوں کو ایک معقول بہانہ فراہم کر رہے ہیں۔ فرقہ بازی کا تماشا دیکھنے کے لئے جھنگ کا شہر ایک نمونہ ہے اور اس شہر سے ایک ایڈووکیٹ جناب ممتاز حسین بھروانہ نے ایک درد بھرا خط لکھا ہے لکھتے ہیں کہ

میں آپ کی وساطت سے اہالیان پاکستان کو بالعموم اور جناب صدر پاکستان کو بالخصوص ایک عرضداشت پیش کرنا چاہتا ہوں یہ میری ذات کا نہیں بلکہ منجملہ سب پاکستانیوں کا مسئلہ ہے ہم سب مختلف فقہی مسلکوں میں منقسم ہیں اور قرآن کی رو سے دین میں کوئی جبر نہیں۔ ہر ایک کو حق حاصل ہے کہ وہ جس فقہ کے تحت رہنا چاہے مذہبی آزادی ہے لیکن ہم میں ایسے گروہ پیدا ہو گئے ہیں جن میں برداشت بالکل نہیں انہوں نے انسانی خون کو ارزاں بنا دیا ہے اور اس مذہبی آزادی کو سلب کرنا چاہتے ہیں۔

ہم اہالیان جھنگ اس تفرقہ بازی کی عین زد میں ہیں بلکہ ہمارا ضلع اس فرقہ بندی کی آماجگاہ بن گیا ہے مسجدیں اب مسلمانوں کے لئے عبادت خانے نہیں بلکہ مسلکوں کے زیر اثر اسلحہ خانہ بن گئی ہیں ہر وقت ڈر لاحق رہتا ہے کہ مسجد میں کھڑے ہوئے ہاتھ باندھنے یا چھوڑنے کی پاداش میں گولی کا نشانہ بن جائیں یہاں جھنگ میں ہی کئی معصوم اور قیمتی جانیں اس تفرقہ بازی کی بھینٹ چڑھی ہیں اب یہ وباء ملک کے باقی حصوں میں پھیلتی چلی جا رہی ہے خدا ہمیں وہ دن نہ دکھائے کہ سارا ملک اس کی لپیٹ میں آجائے جس کے قرآئن نظر آرہے ہیں ہم سب ایک خدا' ایک رسولؐ اور ایک قرآن کو ماننے والے ہیں یہ بھی ہمارا ایمان ہے کہ جو کوئی دنیا میں فساد پھیلاتا ہے وہ بلاشک جہنمی ہے یہ جانتے ہوئے بھی قتل و غارت سے باز نہیں آرہے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے خون سے ہولی کھیل رہے ہیں ہمارا یہ عقیدہ بھی ہے کہ روز محشر اپنے رب کے حضور پیش ہونا اور اپنے کئے کا حساب دینا ہے۔ اسلامی تاریخ میں تو کل کا کافر کلمہ پڑھنے سے دائرہ اسلام میں آجاتا اور سیف اللہ کے لقب سے نوازا جاتا کیا صرف فقہی اختلاف پر شیعہ یا سپاہ صحابہ کافر بن جائیں گے ہرگز نہیں ہم سب کلمہ گو ہیں اور نبیؐ کی امت۔ ہم کیوں جنگ حنین کے واقعہ کو دہرانا چاہتے ہیں اس واقعہ نے تو کئی یزید اور شمر پیدا کئے ہم میں سے کوئی بھی یزید اور شمر کا پیروکار بننے کو تیار نہیں۔ لگتا ہے ہم نے سیرت اور تاریخ اسلام کا مطالعہ چھوڑ دیا جس وجہ سے ہمیں یہ دن دیکھنے پڑ رہے ہیں۔ بستر رسالت پر کون سویا اور کون یار غار بنا۔ ایک موقعہ پر آپؐ نے فرمایا کہ میں علم کا شہر اور علی علم کا دروازہ ہے تو دوسرے موقعہ پر فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔ جنگ تبوک میں اپنا سارا اثاثہ کس نے جھونک دیا اور حضور اکرمؐ کی علالت میں آخری نمازیں کس نے پڑھائیں۔ صلح حدیبیہ کس وجہ سے عمل میں آئی اور بیعت رضوان کس شخصیت کی وجہ سے وقوع پذیر ہوئی جس میں خود خدا نے فرمایا کہ وہ تمہارا ہاتھ نہیں میرا ہاتھ تھا تمام مکتبہ فکر اس پر متفق ہیں کہ شجاعت اور علمیت میں حضرت علیؓ کا کوئی ثانی نہیں۔ جنگ بدر' جنگ خندق اور جنگ خیبر ان ہی کا حصہ ہیں۔ قادری' چشتی اور سہروردی سلسلہ کا منبع اور ماخذ کون ہستی ہے۔ اگر ہم یہ سب کچھ جانتے اور مانتے ہیں تو جھگڑا کس بات کا۔ صرف ہاتھ چھوڑنے اور باندھنے کا' خانہ کعبہ اور مسجد نبوی میں جا کر دیکھیں کہ ایک نے ہاتھ کھول رکھے ہیں اور ساتھی نے باندھے ہوئے ہیں وہاں کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں۔ دراصل ہمارے دلوں میں فتور

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند نصائح

حضرت مولانا ابو العطاء نے اپنے چھوٹے بھائی مکرم عبد المنان صاحب کے جرمنی روانہ ہونے کے وقت جو خط آپ کو نصیحت کے طور پر لکھا وہ درج ذیل ہے۔

میرے پیارے بھائی عزیزم عبد المنان

سلام ودعا

آپ آج اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے جرمنی تلاش روزگار کے لئے جا رہے ہیں۔ آپ کا یہ اقدام بہت بڑی نیکی ہے کیونکہ کسب حلال بھی دین حق میں عبادت ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قدم پر آپ کے ساتھ ہو اور ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ (اے خدا تو قبول فرما)

اللہ تعالیٰ آپ کی غیر حاضری میں آپ کے اہل وعیال کا خود حافظ وناصر ہو آمین۔ آپ کو کامیابی سے اور خیریت سے واپس لائے اور ہمیں آپ سے ملائے۔ آمین۔

آپ نے چاہا ہے کہ میں آپ کو کچھ نصیحتی کلمات لکھ کردوں سو میری یہی نصیحت ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جانیں اور ہر مشکل کے وقت اللہ ہی سے دعا کریں۔ وہ آپ کی ضرور سنے گا۔ اور آپ کے لئے سہولت کے سامان پیدا کرے گا۔ (عبادت) کرتے رہیں اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ میں اب عمر کے لحاظ سے بڑھاپا محسوس کرتا ہوں۔ کئی عوارض لاحق ہیں۔ دل میں عزم وہمت ضرور ہے مگر جسم کی کمزوری بعض وقت محسوس ہوتی ہے۔ میرے لئے بھی دعا کرتے رہیں اور میری اہلیہ صاحبہ کے لئے بھی دعا کریں۔ ان کی وجہ سے مجھے بہت آرام ہے۔

جرمنی میں انچارج مربی اور دوسرے مربیوں سے ہمیشہ ملتے رہیں ان سے تعاون کریں اور خود بھی دعوت الی اللہ کریں۔ عزیزم ملک منصور احمد صاحب عمر کو بھی میرا اسلام ودعا اور ان سے بھی پورا پورا تعاون کریں۔ اللہ نے چاہا تو ان کا وہاں موجود ہونا آپ کے لئے بہت مفید ثابت ہو گا۔ بالآخر خلاصہ یہ ہے کہ دعاؤں سے سفر کو شروع کریں اور سارے قیام کے ہر مرحلہ پر دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

آپ نے اپنی ہمشیرہ طاہرہ بیگم صاحبہ کی شادی کے موقعہ پر مندرجہ ذیل خط لکھا۔

شادی (احکام دین) کا حکم ہے۔ انسانی فطرت کا مقتضاء ہے۔ شادی کے ساتھ زندگی کے ایک نئے باب کا آغاز ہوتا ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری پیاری بہن کے لئے شادی کو خیرو برکت کا موجب بنائے۔

میری عزیز بہن! تم مجھے بہت عزیز ہو۔ اللہ نے چاہا تو عمر بھر اپنی بہن کی خوشی اور راحت کا ذریعہ بننے کی کوشش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق بخشے۔ آمین۔

بے شک شادی کے ساتھ لڑکی کو دوسری جگہ جانا پڑتا ہے مگر تم کبھی مت گمان کرنا کہ میرا تعلق اس جگہ سے کم ہو گیا ہے۔ بلکہ یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی عزت واحترام ہماری نگاہوں میں آگے سے بھی زیادہ ہو گا۔

مین اس موقعہ پر خاندان کا بلحاظ عمر سب سے بڑا زندہ فرد ہونے کی حیثیت میں آپ کو چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ الٰہی مشیت نے آج مجھے اس مقام پر کھڑا کر دیا ہے۔

(1) عزیز ترین بہن! یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اور وہ اس غریب گھرانے کو ضائع ہونے سے بچانے کا پختہ فیصلہ کر چکا ہے۔ اس لئے ہمیشہ زندہ اور کامل خدا پر بھروسہ رکھنا اور ہمیشہ اسی سے دعا کرنا۔ وہ دعاؤں کو سننے والا ہے۔ اور اپنے بندوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے۔ اور آج تک اس کا کوئی سچا مخلص بندہ ناکام نہیں مرا۔

(2) (عبادت) میں سستی نہ ہو اور باقاعدہ پابندی سے (عبادت) کرتے رہنا ہے۔ تلاوت کلام الٰہی ضرور کی جائے۔

(3) اپنے خاوند کی پوری اطاعت کرنا۔ دین حق عورت کی حیثیت کو بہت اونچا تسلیم کرتا ہے اس کے لئے بڑے بڑے وعدے دیتا ہے۔ مگر وہ سب اس شرط سے مشروط ہیں کہ بیوی اپنے خاوند کی وفادار اور اطاعت گزار ہو میں امید رکھتا ہوں کہ عزیزم محمد حنیف صاحب ایک نیک اور ہوشیار صاحب ایمان خاوند ہوں گے لیکن اگر خدانخواستہ کبھی کبھی تکلیف بھی ہو تب بھی اے میری عزیز بہن آپ کی طرف سے اطاعت میں فرق نہ آئے۔ میں نے آپ کے لئے بہت دعائیں کی ہیں۔ حضرت امام جماعت الثانی نے بھی دعائیں کی ہیں۔ اور اللہ نے چاہا تو کریں گے۔ مجھے یقین ہے اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو ضرور سنے گا۔

(4) ماموں جان اور نانا جان کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے۔ وہ ہمارے بزرگ ہیں۔ اس عمر میں اگر ہم ان کو آرام پہنچا سکیں تو یہ بہت غنیمت اور ثواب کا موجب ہو گا۔ یہ اب آپ کا دوہرا فرض ہے۔

(5) آپ کو جس جگہ رہنے کا موقعہ ملے آپ ہمسایہ عورتوں سے اچھا سلوک کریں اور احمدیت کی دعوت الی اللہ کے علاوہ اپنے نمونے سے بھی دعوت دیں۔ اور بچوں کو اگر پڑھانے کا موقعہ مل سکے تو یہ بھی بڑے ثواب کا موجب ہے۔

(6) دعاؤں پر بہت زور دیا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فطرت نیک بخشی ہے اور میں سچ مچ اس بات پر فخر کرتا ہوں کہ ہاجرہ بیگم میری بہن ہے۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔

(7) اللہ تعالیٰ کے ہم پر بے شمار فضل ہیں۔ ہمیں اپنی ہستی معلوم ہے مگر جب اللہ تعالیٰ فضل کرنا چاہے تو اسے کون روک سکتا ہے۔ اس لئے آپ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ہمیشہ شکریہ ادا کرتی رہیں اور ہم بھائیوں اور بہنوں اور تمام متعلقین کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس جگہ بھی اور باہر بھی خدمت دین کی توفیق بخشے اور آپ کو خوش وخرم رکھے۔ آمین۔ خاکسار آپ کا بھائی

ابو العطاء جالندھری

3۔ بجے بعد دوپہر بروز اتوار

9۔ صفر بمطابق 10۔ اپریل 1938ء

ہماری تاریخ

احباب یہ سن کر خوش ہوں گے۔ کہ 17 ستمبر سے 15۔ اکتوبر 1930ء تک 35 نئے (احباب) سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) ان کے نام معہ فارم بیعت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے نومبایعین اور پرانے احمدیوں کو حقیقی رنگ میں (دین حق) سے منور کردے۔ اگر (دین حق) نے افریقہ کو فتح کرنا ہے۔ تو ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ کے موجودہ ممبر سچے طور سے احمدیت کے رنگ میں رنگین ہوں۔

نئے داخل ہونے والوں میں سے تین (احباب) تعلیم یافتہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں خدمت دین کی توفیق دے۔

گورنر صاحب احمدیہ سکول میں

یہ خبر مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ جب قائم مقام گورنر صاحب 9۔ اکتوبر 1930ء کو سالٹ پانڈ میں تشریف لائے۔ تو میں نے ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب کی معرفت احمدیہ سکول کا معائنہ کرنے کی درخواست کی۔ چنانچہ آپ پراونشل کمشنر ڈسٹرکٹ کمشنر اور پرائیویٹ سیکرٹری کی معیت میں دو بجے دوپہر سکول میں تشریف لائے طلباء دو رویہ قطار میں خوش آمدید کہنے کے لئے کھڑے تھے۔ گورنر صاحب بہادر کا طلباء اور اساتذہ کے ساتھ فوٹو لیا گیا۔ آنجناب ہر ایک کلاس میں تشریف لے گئے۔ اور بچوں سے دیر تک سوالات پوچھتے رہے۔ احمدیہ جماعت کے عقائد اور (دین حق) کی صحیح تعلیم' اور عیسائی مورخین کے تعصب کا بھی ذکر ہوا۔ خاکسار نے تحفہ شہزادہ ویلز پیش کیا۔ معائنہ کے بعد آپ نے سکول کی لاگ بک میں مندرجہ ذیل نوٹ لکھا

I inspected the Ahmadiyya School today. The School missionary and the Headmaster ara clearly making a courageous effort to achieve progress under difficulties that do not confront other schools. The childern were interested in their work and verycheerful in demeanour.

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ آج میں نے احمدیہ سکول کا معائنہ کیا مربی صاحب جو سکول کے انچارج ہیں۔ اور ہیڈ ماسٹر' صاف طور پر سکول کی ترقی میں بڑی ہمت سے کوشش کر رہے ہیں۔ اور انہیں سکول کے کامیاب بنانے میں ایسی مشکلات درپیش ہیں جو دوسرے سکولوں کو پیش نہیں آتیں۔ طلباء اپنے کام میں شوق ظاہر کرتے ہیں اور نہایت بشاش ہیں۔"

ڈسٹرکٹ کمشنر شریف (Sheriff) خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ دسمبر 1928ء میں اصل گورنر صاحب خود بھی مولوی فضل الرحمان صاحب حکیم کے ذریعہ سکول کا معائنہ کر چکے ہیں۔

حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب کا غانا کے سکول کے متعلق ایک نوٹ جو الفضل 8-جنوری 1931ء میں شائع ہوا۔

بقیہ صفحہ 3

اجازت ہے اور کس حد تک نہیں (-) ان سوالات کا فائدہ یہ ہو گا کہ اس طرح نوجوانوں کے متعلق ہمیں یہ علم حاصل ہوتا رہے گا کہ وہ (دینی) مسائل کو کس حد تک سمجھتے ہیں۔ اور خود ان کے دلوں میں یہ احساس پیدا ہو گا۔ کہ انہیں ہر کام کے کرتے وقت (دین) پر عمل کرنا چاہئے۔ اور اسے کسی حالت میں بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مقبوضہ کشمیر میں انتخابات

مقبوضہ کشمیر میں 7- ستمبر 1996ء کو ریاستی اسمبلی کے انتخابات ایسی حالت میں منعقد ہوئے کہ وادی کشمیر میں چھ لاکھ سے زائد بھارتی فوج متعین ہے۔ ہر پولنگ بوتھ پر مسلح بھارتی فوجی تعینات تھے۔ الیکشن کا عملہ بیرون از کشمیر سے بلوایا گیا۔ کیونکہ وادی کے تمام سرکاری ملازمین ہڑتال پر تھے۔ حکومت کی طرف سے سخت حفاظتی انتظامات تھے۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود الیکشن ڈرامہ بری طرح فیل ہو گیا۔ بی بی سی کی اطلاع مطابق صرف دو فیصد افراد نے ووٹ ڈالے اور کشمیر کے 98 فیصد افراد نے عام انتخابات کا بائیکاٹ کیا۔

اس سے قبل خود بھارتی الیکشن کمشنر اور وزیر داخلہ نے برملا یہ اعتراف کیا تھا کہ وادی کشمیر میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات ممکن نہیں ہیں۔ آل جموں و کشمیر حریت کانفرنس کی اپیل پر اہل کشمیر نے انتخابات کا بائیکاٹ کیا۔ سارے کشمیر میں عام ہڑتال تھی صرف بازار اور دوکانیں ہی نہیں بلکہ سرکاری و غیر سرکاری دفاتر بھی بند تھے۔ عدالتیں بھی بند تھیں۔ اس موقعہ پر ٹرانسپورٹ بھی سڑکوں پر نظر نہیں آ رہی تھی۔ بھارتی فوج اور پولیس نے ممکنہ حد تک زبردستی بھی کرنے کی کوشش کی اور یہ جو دو فیصد ڈالے گئے ہیں ان کی تعداد میں اسی جبر اور تشدد کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ کئی جگہوں پر فوج نے زبردستی لوگوں کو گھروں سے نکالا اور سنگینوں کی نوک پر شہریوں کو ہانک کر پولنگ سٹیشنوں پر لایا گیا اور ان سے بالجبر ووٹ ڈلوائے گئے۔ اس کے علاوہ یہ بھی اطلاعات ملی ہیں کہ کئی جگہوں پر فوج اور پولیس نے خود ہی کشمیریوں کے ووٹ بھگتا دیئے۔

قارئین کرام کو یاد ہو گا کہ بھارتی عام انتخابات کے موقع پر ہی جو 7-8 سال پہلے منعقد ہوئے تھے کشمیریوں کی رائے کا اظہار ہوا تھا۔ اور عام لوگ یہ جان کر حیران رہ گئے کہ معمولی سی تحریک پر وادی کشمیر کے لوگوں نے عام انتخابات کا بائیکاٹ کیا اس وقت بھی وادی کی ووٹ کاسٹ کی شرح 2 سے 5 فیصد رہی تھی۔ اس بائیکاٹ کے تھوڑے ہی عرصے کے بعد کشمیریوں نے مسلح جدوجہد شروع کر دی۔

ماضی میں نرسیمارائو کی حکومت نے بار بار اس خیال کا اظہار کیا کہ کشمیر میں صدر راج کی بدنامی ختم کرنے کے لئے وہاں پر عام انتخابات کرائے جائیں اور اس طرح سے ٹوٹی پھوٹی اسمبلی وجود میں لا کر اس کے سپرد حکومت کر دی جائے۔ لیکن بھارتی الیکشن کمیشن نے جو بھارت میں ایک آزاد ادارہ ہے۔ اس سے قبل صاف طور پر کہہ دیا تھا کہ کشمیر کے حالات کے پیش نظر وہاں پر عام انتخابات کا انعقاد ممکن نہیں۔

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ بھارتی حکومت کے دباؤ کے آگے الیکشن کمیشن کو جھکنا پڑا اور کشمیر میں عام انتخابات کے شیڈول کا اعلان کر دیا گیا۔ کشمیر میں عوامی سطح پر کوئی انتخابی مہم نہیں چلی الیکشن کے کوئی تقاضے پورے نہیں کئے گئے۔ انتخابات میں حصہ لینے والے ڈر کے مارے چھپے رہے۔ اور حصہ لینے والے بھی کون تھے' یہ وہ لوگ تھے جن کو کوئی نہیں جانتا۔ غیر معروف اور شاید غیر سیاسی لوگ تھے۔ انتخابات میں حصہ لینے والوں میں وادی کشمیر سے باہر کی سیاسی جماعتوں نے اپنے امیدوار کھڑے کئے چونکہ یہ سیاسی جماعتیں کشمیر میں اجنبی ہیں اور کشمیریوں کا ان جماعتوں میں کوئی بھی حصہ نہیں اس لئے ان کے امیدواروں کو بھی کوئی نہیں جانتا۔ اس صورت حال میں جو حکومت بنے گی اس کی حیثیت کیا ہو گی اس بارے میں کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں۔

کشمیری رہنماؤں کا کہنا ہے کہ یہ انتخابات کشمیر کے مسئلے کا حل نہیں ہیں۔ کشمیر کے لوگ حق خود اختیاری مانگ رہے ہیں۔ انتخابات نہیں چاہتے۔ کیونکہ انتخابات تو اس سے پہلے کئی بار ہو چکے ہیں۔ لیکن ماضی کے انتخابات کشمیر کے مسئلے کا حل نہیں بن سکے۔ اور آج اہل کشمیر اپنی آزادی کا نعرہ لگا کر بھارت کی افواج سے نبرد آزما ہیں۔ یہ ریفرنڈم چاہتے ہیں یا رائے شماری چاہتے ہیں جس میں ان سے یہ سوال پوچھا جائے کہ کیا یہ بھارت کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں یا پاکستان کے ساتھ۔ بھارت چونکہ اہل کشمیر کی رائے جانتا ہے اس لئے اس نے کبھی یہ جرات نہیں کی کہ ریفرنڈم کے ذریعے کشمیریوں کی رائے معلوم کرے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ کشمیریوں کی بھاری اکثریت بھارت کے خلاف رائے دے گی۔ اب تو عالمی ذرائع نے بھی کہہ دیا ہے کہ یہ انتخابات قابل قبول نہیں ہیں۔ امریکہ نے اور عالمی ذرائع ابلاغ نے بھی ان انتخابات کے خلاف رائے دے دی ہے۔

000

اسرائیلی وزیر اعظم کا اعلان

فلسطینی خود مختار اتھارٹی کے قیام کو فلسطینیوں نے اپنی آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کی تمہید سمجھا تھا۔ چنانچہ فلسطینی صدر مسٹر یاسر عرفات نے کئی بار یہ بات بیان کی کہ ان کی جدوجہد کا آخری نکتہ آزاد فلسطینی ریاست کا قیام ہے۔

لیکن اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر نیتن یاہو نے ایک علیحدہ فلسطینی ریاست کے قیام کو ایک بار پھر مسترد کر دیا ہے اور اس بارے میں عربوں کی امیدوں کو خوش فہمی قرار دیا ہے۔ وائس آف جرمنی کی اطلاع کے مطابق حکمران لیکوڈ پارٹی کی مرکزی کمیٹی سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ مقبوضہ علاقوں میں یہودی بستیوں کا وجود ہمیشہ رہے گا۔

یاد رہے کہ سابق اسرائیلی حکومت نے جو ماضی قریب کا الیکشن ہار چکی ہے' یہودی بستیوں کو بسانے کی حوصلہ افزائی نہیں کی تھی بلکہ بعض بستیاں ختم بھی کروا دی تھیں لیکن موجودہ وزیر اعظم جو صلح اور مذاکرات سے دور بھاگ رہے ہیں انہوں نے مقبوضہ علاقوں میں یہودیوں کی بستیوں کا نئے سرے سے قیام شروع کر دیا ہے۔ اس پر عربوں میں سخت رد عمل پیدا ہو رہا ہے۔ کیونکہ جان بوجھ کر نئی یہودی بستیوں کو بسانے کا عمل اسرائیلی فلسطینی مفاہمت کے اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔ کیونکہ مقبوضہ عرب علاقے امن کا منصوبہ آگے بڑھنے کے ساتھ ایک دن واپس عربوں کو ملنے ہیں۔ اور اسرائیل فلسطین امن معاہدوں کی آخری کڑی ان علاقوں کی آزادی ہے۔ ان مقبوضہ عرب علاقوں میں جان بوجھ کر یہودی بستیاں بسانا گویا اس امر کا اعلان ہے کہ اسرائیل مقبوضہ عرب علاقے بات چیت کے ذریعے واپس نہیں کرے گا۔ عربوں اور فلسطینیوں کی طرف سے جو امیدیں مستقبل قریب میں لگائی گئی تھیں ان کے پورا ہونے بظاہر امکان دکھائی نہیں دے رہا۔

000

چیچنیا کی جنگ

روس کی مختصر سی کاکیشیائی ریاست چیچنیا میں قریباً 20 ماہ تک روس سے جنگ جاری رہی اس دوران ایک اندازے کے مطابق 90 ہزار افراد لقمہ اجل بنے۔ ان میں زیادہ تر شہری تھے جو روس کی فوجوں کی گولہ باری سے ہلاک ہوئے۔

روس کی قومی سلامتی کے مشیر جنرل الیگزینڈر لیبیڈ کی امن پسندانہ حکمت عملی سے روس نے اپنی فوجیں چیچنیا سے بلا لی ہیں اور چیچنوں سے امن معاہدہ طے پایا ہے۔ انہوں نے ماسکو میں ایک نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ 90 ہزار ہلاک شدگان سے تین گنا زیادہ افراد زخمی ہوئے ہیں۔

ادھر چیچن مجاہدین کے شہید ہونے والوں کی تعداد کا علم نہیں ہو سکا کیونکہ چیچن مجاہدین نے اس سلسلہ میں اعداد و شمار جاری نہیں کئے۔

جنرل لیبیڈ نے بتایا ہے کہ دارالحکومت گروزنی جنگ سے تباہ ہو چکا ہے۔

چیچنیا میں جانبازوں کے مسلم رہنما سلیم خان یاندربائیوف نے ان تمام چیچن باشندوں کے لئے عام معافی کا اعلان کیا ہے جنہوں نے روس سے الگ ہو جانے کا دعویٰ کرنے والی جمہوریہ کی روس سے جنگ میں روسیوں کی حمایت کی تھی۔ اس سے قبل مجاہد رہنما ایسے لوگوں کے لئے موت کی سزا کا اعلان کر چکے تھے۔

سلیم خان نے عام معافی کا یہ اعلان چیچنیا کی آزادی کے اعلان کی 5 ویں سالگرہ کے موقع پر کیا۔ وائس آف جرمنی کے مطابق ابھی تک روس نے چیچنیا کی آزادی کو تسلیم نہیں کیا۔

000

طالبان کے خلاف خواتین کا اعلان

جب سے طالبان کو افغانستان میں قوت حاصل ہونی شروع ہوئی ہے افغانستان کی عورتوں پر مشکل کے دن آ گئے ہیں۔ طالبان نے روایتی مولویوں کی طرح عورتوں کی ہر قسم کی آزادی کو سلب کر لیا ہے۔ چنانچہ اب کابل کی خواتین طالبان کے خلاف میدان میں اتر آئی ہیں اور انہوں نے طالبان کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا ہے آل انڈیا ریڈیو کے مطابق گزشتہ روز تقریباً 200 خواتین کے ایک گروپ نے افغانستان کے لئے اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندہ سے ملاقات کی۔ اور انہیں احتجاجی مراسلہ دیا۔ اس مراسلے میں طالبان کے زیر کنٹرول علاقوں میں لڑکیوں کے سکول بند کئے جانے اور خواتین کے خلاف انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کی شکایت کی گئی ہے۔

بقیہ صفحہ 4

ہے جب تک دل صاف نہ ہوں جھگڑا ختم نہیں ہو سکتا۔ اس قتل و غارت و کشت و خون سے ہم آنے والی نسلوں کو کیا سبق دینا چاہتے ہیں کہ ہم میں صبر و تحمل نام کی کوئی چیز نہیں اور ہم میں قوت برداشت ختم ہو گئی ہے ہمارا پڑوسی ملک جو پہلے ہی درپے آزار ہے اور اس گھات میں ہے کہ ہم میں کوئی رخنہ پیدا ہو اور اس سے فائدہ اٹھائے' امریکہ تک اس سوچ میں ہیں کہ پاکستان کو ایٹمی طاقت نہ بننے دیا جائے انہیں معلوم ہے کہ پاکستان میں اسلام کا قلعہ بننے کی استعداد ہے ہم مخالف کو موقع فراہم کر رہے ہیں اور مسلم دنیا کو مایوس کر رہے ہیں ہم اس بات کا ادراک کریں اور اپنے پاؤں پر کلہاڑی نہ چلائیں۔ قرآن کی رو سے تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

میں جناب صدر پاکستان فاروق احمد خان لغاری سے اپیل کروں گا کہ اس تفرقہ بازی کا کوئی سدباب کریں۔ تمام مکتبہ فکر کے علماء اور بزرگان کو کسی ایک فارمولا پر متفق کریں جو کہ سب کو قابل قبول ہو اگر اس کے بعد بھی قتل و غارت اور تفرقہ بازی ختم نہ ہو تو سختی روا رکھیں اور فوری سزا ہو اور کوئی اس سے نہ بچ سکے ہماری آنکھیں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں۔

ایسا نہ ہو کہ درد بنے درد لا دوا
ایسا نہ ہو کہ تم بھی مداوا نہ کر سکو

(روزنامہ جنگ 3- ستمبر 1996ء لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 15- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس س حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 دین حق کی تعلیم۔ روحانی خزائن
1-30 احمدیت کی تاریخ کا ایک ورق از بی اے رفیق
2-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ۔
2-30 چینی زبان سیکھئے۔
3-00 حکایات شیریں۔(نیا)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقاء مع العرب
6-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس
7-30 چینی زبان سیکھئے۔
8-00 حکایات شیریں۔
9-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
11-00 سندھی پروگرام
12-00 دین حق کی تعلیم۔ روحانی خزائن
12-30 تاریخ احمدیت سے ایک ورق۔ از بی۔ اے رفیق صاحب
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (سابقہ قسطیں دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 سوال و جواب کا سیشن۔ حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ۔
6-00 ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
7-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ چڑیا گھر کی سیر
8-00 لقاء مع العرب
9-00 البانین پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ۔
11-00 جرمن پروگرام۔

سوموار 16- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 اے لیٹر فرام لندن
1-30 ایڈریس از حضرت امام جماعت الرابع
3-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ ملاقات۔
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ چڑیا گھر کی سیر۔
7-00 اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ
8-00 نارویجین زبان سیکھئے (دوبارہ)
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ ملاقات
11-00 سرائیکی پروگرام
12-00 دوپہر۔ اے لیٹر فرام لندن۔
1-00 لقاء مع العرب۔ اردو پروگرام۔
2-00 اردو پروگرام۔ سیرت۔ تقریر
3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (سابقہ قسطیں دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر
6-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ (نیا)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس
8-00 لقاء مع العرب
9-00 ترکی پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن پروگرام۔

واقفین نو کے والدین توجہ فرمائیں!

○ اپنے بچوں کی تاریخ پیدائش تمام کاغذات میں درست درج کروائیں۔ اگر کسی جگہ سکول وغیرہ میں آپ درست تاریخ پیدائش درج نہ کروا سکے ہوں تو مرکز کو اصل اور دوسری دونوں کے بارے میں وضاحت سے تحریر کریں۔ خصوصاً سرکاری کاغذات میں بچوں کی تاریخ پیدائش میں تضاد نہیں ہونا چاہئے۔

(وکالت وقف نو)

الفضل میں اشاعت کے لئے مضامین

○ الفضل میں اشاعت کے لئے جملہ مضامین ایڈیٹر کے نام آنے چاہئیں۔ کسی اور کے نام آنے والے مضامین شائع نہ کئے جا سکیں گے۔

(ادارہ)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم قریشی بشیر احمد صاحب سیالکوٹی سکنہ محلہ دارالفتوح ربوہ پرسوں اپنے گھر میں بوجہ نقاہت گر گئے۔ کولہے پر شدید چوٹ آئی ہے۔ احباب سے ان کی جلد کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم جمیل احمد جاوید صاحب ملتان چھاؤنی کے والد محترم قاضی شریف احمد صاحب (ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر) مورخہ 96-8-19 لمبی بیماری میں مبتلا رہنے کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ موصوف خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ دوسرے دن ظہر کے بعد بیت مبارک میں پڑھا گیا۔ تدفین ان کے دو بیٹوں پوتوں اور بہو جو کہ مورخہ 96-8-21 کو جرمنی سے ربوہ پہنچے کے آنے پر تقریباً ساڑھے آٹھ بجے عمل میں آئی۔ احباب سے مکرم قاضی شریف صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ ناصرہ عطا صاحبہ اطلاع دیتی ہیں کہ ان کے بڑے بھائی میجر ریٹائرڈ محمد یونس صاحب 18- جون 1996ء کو راولپنڈی میں عارضہ قلب سے اچانک رحلت فرما گئے۔ آپ مکرم ڈاکٹر اسماعیل صاحب راولپنڈی کے صاحبزادے اور حضرت مولوی حکیم قطب الدین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے پوتے تھے۔ احباب کرام سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

○ انڈس ویلی سکول آف آرٹ اینڈ آرکیٹیکچر نے 1997ء کے سیشن میں مندرجہ ذیل مضامین میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

1- بیچلرز ان آرکیٹیکچر
2- بیچلرز ان ڈیزائن
3- بیچلرز ان فائن آرٹس

داخلہ بذریعہ ٹیسٹ اور انٹرویو ہو گا۔ داخلہ فارم -/150 روپے کے عوض سکول ہذا واقع سٹریٹ نمبر 33 بلاک نمبر 2 سکیم نمبر 5 کلفٹن کراچی سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ مکمل داخلہ فارم پہنچنے کی آخری تاریخ پانچ اکتوبر 1996ء مقرر ہے۔ (بحوالہ روزنامہ "DAWN")

6-9-96

(نظارت تعلیم)

پتہ درکار ہے

○ محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ فضل دین صاحب وصیت 12109 نے 1949ء میں قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ سے وصیت کی تھی۔ بعد میں یہ فیصل آباد شہر منتقل ہو گئیں۔ آج کل غالباً بیرون ملک مقیم ہیں۔

دفتر وصیت کو موصیہ صاحبہ کا پتہ درکار ہے اگر موصیہ صاحبہ خود پڑھیں یا ان کا کوئی عزیز رشتہ دار پڑھے تو ان کے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو اطلاع دے تاکہ موصیہ صاحبہ سے رابطہ کیا جا سکے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

انعامات کے مطالعہ کی عادت پڑ جاوے تو اسے اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو گی۔ اور روز بروز محبت بڑھے گی۔ اور جب محبت بڑھ گئی تو وہ اپنی تمام خواہشوں کو رضاء الٰہی کے لئے متوجہ کر سکے گا۔ اور اس رضاء الٰہی کو ہر چیز پر مقدم سمجھ لے گا۔

دیکھو سب سے بڑا عظیم الشان احسان جو ہم پر کیا وہ یہ ہے کہ ہم کو پیدا کیا۔ اگر کوئی دوست مدد دیتا ہے تو ہمارے پیدا ہونے اور موجود ہونے کے بعد۔ اگر کوئی بھلی راہ بتلا سکتا ہے یا علم پڑھا سکتا ہے مال دے سکتا ہے غرض کسی قسم کی مدد دیتا ہے تو پہلے ہمارا اور اس چیز کا اور دینے والے کا وجود ہوتا ہے۔ تب جا کر وہ مدد دینے والا مدد دینے کے قابل ہوتا ہے۔ غرض تمام انعاموں کے حاصل کرنے سے پیشتر جو کسی غیر سے ہوں۔ پہلا اور عظیم الشان احسان خدا تعالیٰ کا یہ ہے کہ اس نے ہم کو اور اس چیز کو جس سے ہمیں راحت پہنچے اور جس نے ہمیں راحت پہنچائی اور اس کو وجود عطا کیا۔ پھر صحت و تندرستی عطا کی۔ اگر ذرا بھی بیمار ہو جاوے تو تمام راحت رساں چیزیں بھی راحت رساں نہیں رہتیں۔ دانت درد کرے تو اس کا نکالنا پسند ہو جاتا ہے آنکھ دکھ دینے کا باعث بن جاوے تو گاہے اس کا نکالنا ہی پڑتا ہے۔

چونکہ ان لوگوں کو جو احسانات کا مطالعہ نہیں کرتے خبر بھی نہ تھی۔ غرض یہ سب انعامات جو ہم پر ہوتے ہیں ان میں سے اول اور بزرگ ترین انعام وجود کا ہے جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

(از خطبہ 20- اکتوبر 1899ء)

کوئٹہ الیکٹرونکس
فون دکان: 583568
دکان نمبر 6 حکیم آرکیڈ حسین آگاہی۔ ملتان
ہمارے ہاں ہمہ قسم کے ٹی وی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
پروپرائیٹر: چوہدری تجمل اشفاق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 12- ستمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان نے سی ٹی بی ٹی معاہدے کے حق میں ووٹ دے دیا ہے۔ جنرل اسمبلی نے بھاری اکثریت سے مسودے کی منظوری دے دی ہے۔ 158 ملکوں نے معاہدہ کے حق میں ووٹ دیا۔ جبکہ بھارت، بھوٹان، اور لیبیا نے اس کی مخالفت کی۔ رائے شماری میں حصہ نہ لینے والے ممالک میں کیوبا، لبنان، شام، تیونس اور ماریشس شامل ہیں۔ پاکستان کے نمائندے مسٹر منیر اکرم نے کہا ہے کہ پاکستان دستخط کرنے کے معاملے میں آزادانہ فیصلہ کرے گا۔ پاکستان کے نمائندے نے جنوبی ایشیا میں سلامتی کی تازہ ترین صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے لئے مسودے میں "انٹری ان ٹو فورس" کی شق بہت اہم ہے جس کے مطابق معاہدہ اس وقت موثر ہو گا جب ایٹمی صلاحیت رکھنے والے ممالک اسے تسلیم کریں گے۔ بھارت نے اس موقع پر کہا ہے کہ سی ٹی بی ٹی محض ایک فریب ہے جس کا مقصد دنیا کو دھوکہ دینا ہے۔ کیونکہ ایٹمی ممالک کھلی فضا کی بجائے لیبارٹری میں ایٹمی تجربات جاری رکھیں گے۔

○ پاکستان کے نمائندے مسٹر احمد کمال نے کہا ہے کہ پاکستان معاہدے پر دستخط نہیں کرے گا۔ جب تک پاکستان بھارت اور اسرائیل سمیت 44 ممالک اس پر دستخط نہیں کریں گے۔ امریکی سفیر نے کہا کہ معاہدے میں کچھ سقم رہ گیا ہے۔

○ ایم کیو ایم الطاف گروپ کی رہنما فیروزہ بیگم سندھ کابینہ میں شامل ہو گئیں۔ اپنی پارٹی کی پالیسی سے انحراف کرتے ہوئے ایم کیو ایم کی ایم پی اے نے صوبائی وزیر کی حیثیت سے حلف اٹھا لیا۔ گورنر کمال اظفر نے حلف لیا۔ تقریب میں وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ بھی شامل تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنی مرضی سے حکومت میں شامل ہوئی ہوں۔ میرے بیٹوں سمیت کراچی کے بہت سے نوجوانوں نے روپوشی اختیار کر رکھی ہے۔ ان کی جانیں بچانے کے لئے آگے آئی ہوں۔ ان کے وزارت کا عہدہ سنبھالنے کو ایم کیو ایم کے لئے بہت بڑا سیاسی دھچکا قرار دیا جا رہا ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ 7- ارب 32 کروڑ روپے کے قرضے حاصل کر کے ادا نہ کرنے والا خاندان پاکستان سے فرار ہو گیا ہے۔ یہ میاں آفتاب احمد کا خاندان ہے۔ اب یہ خاندان لندن میں کاروبار کر رہا ہے۔

○ افغانستان کے طالبان نے جلال آباد کو فتح کر لیا ہے۔ جلال آباد کے مفرور گورنر کو پاکستان نے پناہ دے دی ہے۔ لڑائی میں دس ٹینکوں پر طالبان نے قبضہ کر لیا۔ مخالف فوج کے پندرہ سپاہی مارے گئے۔ 30 قیدی بنا لئے گئے کمانڈر محمود نے ہتھیار ڈالنے کے بعد طالبان کے ساتھ تعاون کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ قبضہ کے بعد طالبان نے شہر میں کرفیو نافذ کر دیا ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے یوگنڈا کے صدر سے دو طرفہ مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ پاکستان کے تاجروں نے بھی نجی شعبے میں دونوں ممالک کے درمیان تجارت پر بات چیت کی۔

○ اخباری مالکان کی اعلیٰ تنظیم کونسل فار جوائنٹ ایکشن نے حکومت کو جنرل سیلز ٹیکس اور ڈیوٹی کی واپسی کے لئے 19 ستمبر کی ڈیڈ لائن دے دی ہے۔ کونسل نے کہا ہے کہ ہم نے انتہائی صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا اور حکومت کے ساتھ مخلصانہ مذاکرات کئے لیکن اب ہر ہفتے اخبارات بند کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہ گیا۔ کونسل نے اشتہارات کو ویج بورڈ ایوارڈ پر عمل کی پابندی کے ساتھ منسلک کرنے کی حکومت سندھ کے فیصلے کی بھی مذمت کی گئی۔

○ گزشتہ روز پاکستان نے روپے کی قیمت میں جو کمی کی ہے اس کے بعد پاکستان نادہندہ ہونے سے بچ گیا ہے۔ تاہم پٹرول کی قیمتوں میں 3 سے 5 فیصد اور بجلی کے بلوں میں فیول ایڈجسٹمنٹ چارجز بڑھنے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔

○ نارووال کے علاقے خانپور بولار میں پولیس مقابلہ اس وقت اختتام پذیر ہوا جب تینوں اشتہاری ملزموں کو پولیس نے سخت کوششوں کے بعد کمانڈوز کے حملوں کے بعد ہلاک کر دیا۔ اس کام کے لئے حویلی کو جگہ جگہ سے توڑا گیا۔ چھتیں اور دیواریں گرائی گئیں اور حویلی میں آتش گیر مادے پھینک کر آگ لگائی گئی۔ پولیس نے حویلی کے مالک کو گرفتار کر لیا ہے۔

○ وفاقی حکومت اس بات پر غور کر رہی ہے کہ پنجاب میں وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف نکئی اور سینئر وزیر مشتاق اعوان کے اختیار بحال کر کے گورنر کو ان کے آئینی کردار تک محدود کر دیا جائے وفاقی حکومت سے کہا گیا ہے کہ بلدیاتی الیکشن میں کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ اختیارات سیاسی آدمیوں کے پاس ہوں۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ عدالتیں ہمارے لئے مشکلات پیدا کر رہی ہیں۔ نواز شریف نادہندہ ہیں مگر عدالتیں مسلسل انہیں رعایتیں دے رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ امن و امان کی صورت حال سے مطمئن نہیں۔ انہوں نے کہا جب تک میں وزیر داخلہ ہوں بہاریوں کو واپس نہیں لایا جائے گا۔

○ ثمر ٹوانہ قتل کا ملزم کامران فیصل آباد ائرپورٹ سے گرفتار کر لیا گیا۔

○ راجہ سنٹر کے راجہ ریاض کے بیٹے فواد ریاض کے قتل کے بارے میں پولیس افسران پر جو الزامات عائد کئے جا رہے ہیں ان کا دفاع کرتے ہوئے ایس ایس پی لاہور چوہدری سجاد نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ کوئی راجہ ہو یا مہاراجہ کسی بے گناہ پولیس آفیسر پر آنچ نہیں آنے دوں گا۔ وزیر اعلیٰ نے فواد کیس کی جوڈیشل انکوائری کا حکم دیا ہے جو سیشن جج کریں گے۔ کوئی پولیس افسر گنہگار ہوا تو خود پیش کر دوں گا۔

○ راجہ سنٹر کے راجہ ریاض نے کہا ہے ایس پی میجر مبشر نے میرے پیر کے ذریعے معافی مانگ لی ہے۔ لیکن معافی تب ہو گی جب وہ لکھ کر دیں کہ چھاپہ انہوں نے ترتیب دیا اور فلاں افسر نے فواد کو گولی ماری۔

○ وزارت پٹرولیم اور قدرتی وسائل نے پٹرول ڈیزل فرنس آئیل اور مٹی کے تیل کی قیمتوں میں 4 فیصد اضافے کا فیصلہ کیا ہے۔ باقاعدہ نوٹیفیکیشن 21 ستمبر کو جاری ہو گا۔ اس طرح سے قیمتوں میں 40 سے 50 پیسے فی لیٹر اضافہ ہو گا۔ فرنس آئیل کی قیمت بھی بڑھے گی۔

○ پاکستان پر اب بھی جاگیردار قابض ہیں قائد اعظم ایسی اسلامی فلاحی مملکت بنانا چاہتے تھے جس میں ہر مذہب آزاد ہو گا۔ عہد کریں آئندہ اسمبلیوں میں جاگیردار نہیں بھیجیں گے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف سرے محل کی خریداری کے ضمن میں بے نظیر بھٹو کو نااہل قرار دلوانے کے لئے سپریم کورٹ میں ریفرنس دائر کریں گے۔ وزیر اعظم کے خلاف ملکی دولت کے ناجائز طریقے سے حصول اور اسے بیرون ملک بھجوانے کے ثبوت پیش کئے جائیں گے۔

○ پارہ چنار میں مذہبی فسادات میں 25- افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ مساجد اور امام باڑوں پر متحارب فریق میزائلوں سے حملے کر رہے ہیں۔ پارا چنار میں 16 اور دوسرے علاقوں میں دس سے گیارہ افراد کی ہلاکت کی خبر ملی ہے۔ ہسپتالوں میں 80 سے زائد زخمی پڑے ہیں۔ فرنٹیئر کور، خیبر، سندال رائفلز، ٹوچی، ٹل اور محسود سکاؤٹس کے جوان پارہ چنار پہنچ گئے ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں ایک سکول کا ہیڈ ماسٹر بھی شامل ہے۔ فسادات کا آغاز سکول میں ایک سکول ٹیچر کی طرف سے مبینہ طور پر دیواروں پر اشتعال انگیز نعرے لکھنے سے ہوا۔

کرنکل سادہ، کرنکل پرنٹ، ماربل سادہ، ماربل پرنٹ
جارجٹ سادہ، جارجٹ پرنٹ، چکن کے سوٹ، کاٹن سوٹ
پر سیل جاری ہے
الفردوس کلاتھ ہاؤس
★ فائدہ اٹھائیں ★
اقصیٰ روڈ ربوہ

جناب داؤد طاہر کے سفرنامہ
"شوق ہمسفر میرا"
کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے اور ربوہ میں درج ذیل پتہ سے بھی مل سکتا ہے۔
عمران اظہر۔ صدر انجمن کوارٹر 156 ربوہ
فون: 211618 قیمت /250 روپے

مفید اور موثر دوائیں
جو اندرون و بیرون ملک مشہور ہیں
نور کاجل: آنکھوں کی صحت و تندرستی کیلئے
نور ابٹنہ: چہرے اور بدن کیلئے
نور آملہ: بالوں کیلئے
خورشید ہیئر آئل: بالوں کی صحت کیلئے ایک حیرت انگیز تحقیق
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

امراض جلد، گرمی جگر، مثانہ، گیس، کمزوری اعصاب کا خاتمہ
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
امراض زنانہ مردانہ، خوف، دہشت گھبراہٹ، کمی نیند کے معالج

خواتین کی
مطب حمید رجسٹرڈ
یونانی

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج
زد جام عشق — نواب شاہی
شباب آور موتی — حب نشاط
○ فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں
○ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں۔ ہر قسم کے
ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
ڈش 8 فٹ معہ مکمل فٹنگ /10500
نیو محمود ٹیلیویژن 21- ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175